صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثالی سیرت کا جائزہ

ANALYTICAL STUDY OF IDEAL CHARACTER OF THE ṢIḤABIYĀT E RASOOL

Saba Batool
Ph D scholar, Muhyiddine Islamic University, Nerian Sharif Azad Kashmir:787sababatool@gmail.com
Dr Hafiz Muhammad Saleem Saedi
Assistant Prof, Islamic Studies Department, Muhyiddine Islamic University, Nerian Sharif Azad Kashmir:hafizmuhammadsaleemsaedi@hotmail.com

Abstract

Women played an important role in developing the Muslim society. Indeed, the first person to believe in Allah as the lord and in Prophet Muhammad (peace be upon him) as the Messenger of Allah was his wife Ḥadhrat Khadijah (May Allah be pleased with her). And she was the first woman to support the Messenger of Allah Almighty. All female companions were pious, generous, helpful to others, especially to the poor person, and they had a lot of knowledge of Qurān, Ḥadīth, and Arabic literature. In this article, the life sketches of the early female believers are introduced. It is however mentioned that respeced daughters of the Holy Prophet (Peace and blessings be upon him) are not covered in this article as they are discussed in a separate article under the title, The Ideal Character of the wives of the last prophet (May Allah be pleased with them). Some ṣiḥābiyāt (May Allah Almighty be pleased with them) have been discussed in this article.

Keywords: Ṣiḥābiyāt, Wives of the prophet (peace be upon him) Seerat

صحابی اسے کہا جاتا ہے جس نے ایمان کی حالت میں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی زیارت کی ہو اور صحابیہ وہ خوش قسمت خاتون ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کا شرف پایا ہو۔ صحابیات طاہرات میں وہ خواتین بھی شامل ہیں، جنہیں ازواج مطہرات ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔
صحابیات طاہرات رضی اللہ عنھن کی سیرت کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا قریش کے ایک معزز ترین قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے جد امجد قصی تھے۔ اس لحاظ سے آپ اور حضور ﷺ ہم جد ہیں۔ آپ کے والد کا نام خویلد تھا۔ اور والدہ فاطمہ بنت اسد تھیں۔ آپ کی شادی پہلے ورقہ بن نوفل سے طے ہوئی، لیکن پھر کسی وجہ سے ابوہالہ سے ہو گئی۔ اسکی وفات کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے ساتھ ہو گئی۔ اسکے فوت ہونے کے بعد آپکے چچازاد کیساتھ ہوئی۔ اور اسکی وفات کے بعد جب آپ بیوہ ہو گئیں۔ آپکے والد اور شوہر دونوں کا انتقال ہو گیا تھا اور کوئی آپکا نگران نہ تھا اس وقت آپکی شادی حضور ﷺ کیساتھ ہوئی۔ آپکا ذریعہ آمدن تجارت تھا اور کافی مالدار تھیں۔ اپنا مال مختلف تاجروں کے ذریعہ انہیں معقول معاوضہ دے کر فروخت کرواتی تھیں۔ حضور ﷺ کی امانت اور صدق کا چرچا ہر طرف پھیلا تو اپنا مال حضور ﷺ کو فروخت کروانے کے لیے دیا۔ اور آپ ﷺ کی امانت وصداقت سے متاثر ہو کر آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھجوایا سے آپ نے فوری طور پر قبول کر لیا۔

حضور ﷺ کی نبوت کی بھی سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے تصدیق کی۔ مسند احمد میں ہے (آنحضرت ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور صحابہ سے دریافت کیا کہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی کو پورا علم ہے، آپ نے فرمایا سنو تمام جنتی عورتوں میں سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور مریم بنت عمرا ان اور آسیہ بنت مزاحم ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں)[1]
صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مردوں میں سے تو صاحب کمال بہت سارے ہوئے ہیں، لیکن

---

[1] احمد بن حنبل، مسند، ناشر: عالم الکتب۔ بیروت طبع اول: 1419ھ باب: مسند عبداللہ ابن عباس حدیث 2901
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad, Publisher: Alam-ul-Kutub. Beirut First Edition: 1419 AH Chapter: Musnad Abdullah ibn Abbās Ḥadīth 2901

عورتوں میں سے کامل عورتیں صرف حضرت آسیہ ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں اور حضرت مریم بنت عمران ہیں اور حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں اور حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے سالن میں چوری ہوئی روٹی کی فضیلت باقی کھانوں پر)۔[2] شعب ابی طالب میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ محصور رہیں اور 10 نبوی کو ہجرت سے تین سال قبل فوت ہوئیں۔[3]

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضرت سودہ بنت زمعہ عرب کے ایک قبیلے عامر بن لوی سے تعلق رکھتی تھیں۔ انکی والدہ کا نام شموس تھا۔ انکی پہلی شادی انکے والد کے چچا کے بیٹے سکران سے ہوئی۔ اسکے بعد حضور ﷺ کے ساتھ ہوئی۔ آپکا قد لمبا تھا۔ مزاج میں ظرافت تھی۔ بہت سخی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہم سے بھری ایک تھیلی بھیجی تو اسی وقت صدقہ کر دی۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں باہر جاتے دیکھ کر مزاح میں فرمایا کہ ہم نے تمہیں دیکھ لیا۔ اس بات پر سخت برہم ہو کر حضور ﷺ سے شکایت کر دی جس کے بعد آیت حجاب نازل ہو گئی۔

انہوں نے اپنے پہلے شوہر سکران کے ساتھ مل کر اسلام قبول کر لیا اور کچھ سال دونوں مکہ میں رہے، پھر حبشہ کی طرف ہجرت کر لی، پھر واپس آکر مکہ میں ہی مقیم رہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں 22ھ میں وفات پائی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپکا نام عائشہ، کنیت ام عبد اللہ اور لقب حمیرا تھا۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی لخت جگر تھیں۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ازواج مطہرات میں سے آپ ہی کنواری تھیں آپکا نکاح

---

[2] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، ناشر: دمشق۔ بیروت۔ 2014ء۔ کتاب: انبیاء علیھم السلام کے بیان میں باب: 32 حدیث 3411

Muḥammad bin Isma'il Al-Bukhārī, Al-Jama'i al-Sahih, Publisher: Damascus. Beirut. Published in 2014. Book: Narration of the Prophets Chapter 32 Ḥadīth 3411(contains 6 or 8 volumes)

[3] عبدالمالک مجاہد، خاتون اول سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے سنہرے واقعات ناشر: دارالسلام پبلشرز، 1432ھ صفحہ: 21

Khatoon e awal Syeda Khadija (May Allah be pleased with her) ki zindgi k sunehty waqiat, Abdul Malik Mujahid Publisher: Dar-ul-Salam Publishers. Publication: 1432 AH page 21

10 نبوی میں پانچ سو رہم کے عوض حضور ﷺ کے ساتھ طے پایا۔ اور رخصتی شوال کے مہینے میں ہوئی آپ بہت سخی اور فیاض تھیں۔ اپنا سب کچھ راہ خدا میں خرچ کر دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپکے بھانجے عبد اللہ بن زبیر نے درہم سے بھری ایک تھیلی آپکو بھجوائی تو آپ نے اسے اسی وقت اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اور ایک مرتبہ آپ روزے سے تھیں، اور افطار کے لیے جو کچھ تھا وہ خادمہ کو دے دیا، جب افطار کا وقت ہوا تو کسی نے آپ کے لیے بکری کا گوشت بھجوا دیا تو اس سے روزہ افطار کر لیا۔ آپ فقہ، طب اور شاعری میں مہارت رکھتی تھیں۔ آپ نے 17 رمضان 58 ہجری میں وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر بن خطاب کی بیٹی تھیں۔ انکا پہلا نکاح خنیس کیساتھ ہوا، جو کہ جنگ بدر میں شہید ہوا اور فوت ہو گیا۔ اس کے بعد انکا نکاح حضور ﷺ کیساتھ ہوا۔ آپ علم و فضل اور زہد و تقوی میں بلند مقام رکھتی تھیں۔ آپ سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور آپکی روایات ساٹھ ہیں جو آپ نے حضرت عمر کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ اور آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ آپ معاویہ کے دور میں مدینہ میں فوت ہوئیں۔

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

انکا نام زینب بنت خزیمہ بن حارث اور لقب ام المساکین تھا۔ انکے اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ وہ بہت متواضع اور منکسر المزاج تھیں، غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اللہ کی راہ میں بہت مال خرچ کرتی تھیں۔ دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتی تھیں۔[4]

نکاح

آپکے پہلے نکاح کے بارے میں کتب سیرت میں کافی اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپکا پہلا نکاح عبد اللہ بن حجش سے ہوا جو مسلمان تھے اور غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد انکا نکاح حضور ﷺ کے ساتھ ہوا۔ ابھی نکاح کو تین ماہ ہی گزرے تھے کہ انکی وفات ربیع الاول کے آخری ایام میں ہو گئی۔

---

[4] محمود احمد غضنفر، صحابیات مبشرات ناشر: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی۔ انڈیا ، 1997ء صفحہ: 77
Maḥmood Aḥmad Ghazanfar, Ṣiḥābiyāt Mubashirāt, Publisher: Faith Publishing House, New Delhi. India Published: 1997, p. 77

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا

آپکا نام ہند اور لقب ام سلمہ تھا۔ پہلا نکاح حضرت ابو سلمہ کے ساتھ ہوا۔ اور ان دونوں نے مل کر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا اور مل کر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اور پھر اسلام کی خاطر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے خاندان والوں اور اہل و عیال کی پرواہ نہ کی۔ انکا دوسرا نکاح حضرت ابو سلمہ کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہوا۔ انکی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔

حضرت ام سلمہ سے بہت زیادہ روایات مروی ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ فقہ و حدیث طب اور شاعری میں مہارت رکھتی تھیں۔ نیز کئی غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کا کام سرانجام دیتی رہیں۔ آپکی وفات کے بارے میں زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ 63ھ میں ہوئی۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنھا

آپکا نام زینب، والد کا نام جحش اور کنیت ام حکیم تھی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں، انکا نکاح پہلے حضور ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ سے کیا، اس نکاح کی دو وجوہات تھیں۔ ایک یہ کہ حضرت زید بن حارثہ شرعی احکام سے اچھی طرح واقف تھے اور آپ ﷺ چاہتے تھے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنھا بھی ان احکام سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور اس طرح قریش کی خواتین میں بھی اسلام کی تعلیمات پھیل سکیں اور دوسرا یہ کہ عرب منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کو ناجائز اور گناہ سمجھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے طلاق دینے کے بعد حضرت زینب سے نکاح کر کے یہ ثابت کیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں اور اسکی مطلقہ سے نکاح کرنا کوئی عیب کی بات نہیں ہے، اس لیے آپ ﷺ نے وحی کے نازل ہونے کے بعد حکم الہی کے مطابق حضرت زینب کے ساتھ نکاح کیا۔[5]

حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا

حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا قبیلہ بنی مصطلق سے تعلق رکھتی تھیں۔ انکا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے:

---

[5] محمود احمد غضنفر، صحابیات مبشرات، صفحہ: 77

Maḥmood Aḥmad Ghazanfar, Ṣiḥābiyāt Mubashirāt, Publisher: Faith Publishing House, New Delhi. India Published: 1997, p. 77

جویریہ بنت حارث بن ابو ضرار بن حبیب بن عائذ۔ وہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں۔ غزوہ مریسیع میں جو قیدی گرفتار ہو کر آئے ان میں شامل تھیں اور حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے حضرت ثابت بن قیس سے مکاتبت کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ نو اوقیہ سونا ادا کر دیں تو آزاد کر دی جائیں گی۔ اس رقم کی ادائیگی کے لیے انہوں نے مختلف لوگوں سے امداد طلب کی۔ آنحضرت ﷺ سے امداد طلب کی تو آپ ﷺ نے تمام رقم کی ادائیگی کرنے کے بعد ان سے نکاح کر لیا۔

سردار کی بیٹی ہونے کے باوجود بھی انتہائی سادہ اور زہد والی زندگی گزاری، آپ 65 سال کی عمر پا کر 50ھ میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپکا نام رملہ، والدہ کا نام صفیہ اور والد حضرت ابو سفیان تھے۔ اپنے باپ حضرت ابو سفیان سے پہلے اسلام میں داخل ہوئیں۔ انتہائی عابدہ وزاہدہ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ انکے والد ابو سفیان قبول اسلام سے قبل اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ اس نکاح کا اثر یہ ہوا کہ حضرت ابو سفیان اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ حضرت معاویہ کے دور میں 73 برس کی عمر پا کر فوت ہوئیں۔[6]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپکا نام صفیہ بنت حی بن اخطب ہے۔ آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔ آپ کے باپ اور دادا اپنی قوم کے رئیس تھے۔ جنگ خیبر کے بعد جو قیدی اور زر مسلمانوں کو ملا ان میں کچھ عورتیں بھی تھیں جو لونڈی کے طور پر ملی تھیں۔ پہلے حضرت دحیہ کلبی کی سفارش پر حضور ﷺ نے آپکو حضرت صفیہ کو دیا تو صحابہ کرام نے اس پر اعتراض کیا کہ حضرت صفیہ رؤساء کی بیٹی ہیں دحیہ کلبی کے ساتھ کیسے رہیں گی تو آپ ﷺ نے خود ان سے نکاح فرما لیا۔

آپ رضی اللہ عنہا بڑی متحمل مزاج تھیں۔ بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتی تھیں۔ حدیث کی عالمہ تھیں۔ آپ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔

---

[6] محمد سعید انصاری، سیر صحابیات مع اسوہ صحابیات، ناشر: دار الاشاعت مصطفائی۔ دہلی، 2009ء صفحہ: 77

Muḥammad Saeed Anṣārī, Seyar-e-Ṣaḥābiyāt with uswah Ṣiḥābiyāt, Publisher: Dar-ul-asha’at Mustafai. Delhi Sun Published: 2009, p.77

حضرت میمونہ رضی اللہ عنھا

آپکا نام میمونہ بنت حارث بن حزن ہے۔ آپکا پہلا نکاح ایک شخص مسعود ثقفی سے ہوا۔ اس سے کسی اختلاف کی وجہ سے طلاق ہو گئی۔ پھر ایک اور شخص کہ ساتھ ہوا، وہ فوت ہو گیا تو 7ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرما لیا۔ آپ حدیث اور فقہ کی عالمہ تھیں اور آپ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنھا

حضرت ماریہ قبطیہ کے والد کا نام شمعون تھا۔ جو نہایت حسین و جمیل تھیں۔ انہیں مقوقس نے آپ ﷺ کو بطور ہدیہ دیا تھا۔ اور ساتھ 1000 مثقال سونا، ایک گھوڑا اور ایک خچر بھی دیا تھا۔

ان سے حضور ﷺ کا ایک بیٹا جنکا نام ابرہیم تھا، پیدا ہوا، حضور ﷺ انہیں نہایت عزت دیتے تھے، اکثر ان کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ انکے بیٹے کی وجہ سے باقی ازواج مطہرات ان پر رشک فرماتی تھیں۔ اور ان کو ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ 19 ہجری میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنھا

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنھا کا شمار انصار کے ان پچھتر نفوس میں ہوتا ہے جنہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کیا۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنھا معرکہ ءاحد میں شریک ہوئیں اور اسقدر جانبازی کا مظاہرہ کیا کہ خاتون احد کے نام سے مشہور ہوئیں۔ انکے شوہر اور دو فرزند عبد اللہ اور حبیب بھی غزوہ ءاحد میں شریک تھے۔ جب مجاہدین انتشار کا شکار ہو گئے اور حضور ﷺ کے پاس گنتی کے افراد رہ گئے تو انہوں نے اپنا مشکیزہ پھینکا اور تلوار اور ڈھال لے کر رسول ﷺ کے سامنے سینہ سپر ہو گئیں اور مشرکین کے وار کو روکنے لگیں۔ ایک خبیث مشرک نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنھا پر وار کیا تو آپ نے اسکے وار کو روکا تو وہ اپنے گھوڑے سمیت گر گیا۔ آپکے فرزند عبد اللہ نے اسپر وار کر کے اسکو جہنم واصل کر دیا۔ عین اسی وقت ایک اور مشرک جھپٹا اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بازو کو شہید کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنھا نے انکے بازو کو مرہم لگایا اور فرمایا کہ بیٹا جاؤ لڑو جب تک دم میں دم ہے۔ دوبارہ اسی مشرک نے وار کیا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنھا نے انکو جہنم واصل کر دیا۔

اسی اثناء میں ایک اور مشرک ابن قمئیہ نے حضور ﷺ پر وار کرنے کی کوشش کی تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اسکے وار کو روکنے کے لیے اسپر وار کیا لیکن اس نے دوہری خود پہنی ہوئی تھی۔ اس لیے اس پر وار کا اثر نہ ہوا اور اسے جوابی کاوائی کا موقع مل گیا۔ اس نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر وار کیا جس سے انہیں بہت گہرا زخم آیا۔ تو انہوں نے اس حالت میں بھی رسول ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی کوئی پرواہ نہیں۔ آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ جنت میں بھی مجھے آپ ﷺ کی معیت حاصل ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی۔ اور اسکے بعد وہ جنگ خیبر، حنین اور بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئیں۔

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ بنت اسد قریش کے سردار ہاشم بن عبد مناف کی پوتی، حضرت ابو طالب کی زوجہ اور شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ابتدائے اسلام میں ہی مشرف بہ اسلام ہو گئیں۔ اور کچھ عرصہ بعد انکے بیٹے حضرت جعفر طیار بھی اسلام میں داخل ہو گئے۔ جب بنو ہاشم اور بنو مطلب تین سال کے لیے شعب ابی طالب میں محصور ہوئے تو حضرت فاطمہ بنت اسد بھی انکے ہمراہ تھیں۔

جب نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی کفالت کی ذمہ داری لے لی۔ آپ بچپن سے انتہائی اعلی اخلاق اوصاف کی حامل تھیں۔ اور اپنے بیٹوں سے بھی بڑھ کر حضور ﷺ کے ساتھ شفیق تھیں۔ ان کی اولاد میں چار فرزند اور تین لڑکیاں تھیں۔ آپکے فرزند جعفر پہلی ہجرت حبشہ میں شریک تھے جب کفار کے ظلم وستم سے تنگ آکر مسلمانوں نے ہجرت کی۔ اور آپکے فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے قلعہ کو فتح کیا اور کئی غزوات میں فتح حاصل کی۔ آپ رضی اللہ عنہا ان چار مومنہ عورتوں میں سے ایک ہیں جنہیں "**الاخوات المومنات**" کا لقب ملا۔ ذوالجناحین (حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ) سے آپکی شادی ہوئی اور انکی وفات کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی۔

آپ بکثرت نفلی عبادت کرنے والی اور روزے رکھنے والی تھیں۔ آپ محمد، عبد اللہ، عون جعفر بن ابی طالب اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنھم کی والدہ تھیں۔ آپ محنت کش، حق گو اور دلیر خاتون تھیں۔

سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی زوجہ تھیں۔ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اور آپ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والی، شوہر کی اطاعت وفرمانبردار اور

شوہر کے مہمانوں کی عزت کرنے والی خاتون تھیں۔آپ نہایت دلیر اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔واقعہ افک جیسے کٹھن ترین مرحلے پر بھی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو افواہوں کی پرواہ نہ کرنے اور صبر کرنے کی تلقین کی۔[7]

سیدہ ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا

آپ زوجہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ نے ابتدائے زمانہ میں اسلام قبول کیا۔آپ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جیسے عالم اور مفسر صحابی کی والدہ ہیں جو ترجمان القرآن اور ایک متبحر عالم تھے۔آپ نے اپنی زندگی اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں صرف کی۔آپ نہایت قوی اور بہادر شخصیت تھیں۔

سیدہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا

آپ زوجہ ابوسفیان بن حرب ہیں۔آپ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں۔آپ نہایت فصیح بلیغ اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔آپ دوررس اور بلند عزم کی مالک تھیں۔آپ اسلام کی مخالف تھیں لیکن جب قریب سے نماز کا مشاہدہ کیا تو اسلام لے آئیں۔

سیدہ تماضر بنت عمر (خنساء) رضی اللہ عنہا

آپ بڑی شاعرہ اور فصیح کلام کی حامل تھیں۔آپ کو رسول اللہ ﷺ نے خنساء کا لقب دیا۔

آپ قبل از اسلام بھائیوں کی وفات پر غم واندوہ والی شاعری سے روتی اور رلاتی تھیں جبکہ اسلام لانے کے بعد جنگ قادسیہ میں چار جوان بیٹوں کو خود جنگ کے لیے روانہ کیا اور شجاعت اور صبر کا درس دیا۔[8]

حضرت اروی بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا

یہ حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔انہوں نے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما نے اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کی بہت مدافعت کی۔جب کفار آپ ﷺ کو برا بھلا کہتے تو یہ آپ ﷺ کی مدافعت کرتیں۔انہوں

---

[7] طالب الھاشمی، تذکار صحابیات، مرکزی مکتبہ اسلامی، نئی دہلی طبع اول: جولائی 1999ء صفحہ:77
Tālib al-Hāshimī, Tazkār-e-Ṣaḥābiyāt, Central School of Islam, New Delhi, 1st edition, July1999, p.77

[8] محمود احمد غضنفر، صحابیات مبشرات ناشر: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی۔انڈیا ، 1997ء صفحہ:155
Maḥmood Aḥmad Ghazanfar, Ṣiḥābiyāt Mubashirāt, Publisher: Faith Publishing House, New Delhi. India Published: 1997, p. 155

نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 15 ھ میں وصال فرما گئیں۔[9]

حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب

یہ بھی حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔اور ابتدائی ور میں اسلام میں داخل ہوئیں۔ان کے اسلام لانے یا نہ لانے کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔لیکن زیادہ کی رائے یہی ہے کہ آپ اسلام لائیں اور حضور ﷺ کی نبوت کی صداقت کے بارے میں کئی اشعار کہے۔

جیسا کہ ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں کہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنھا مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا

یہ حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔اور حضرت حمزہ کی بہن تھیں۔ابتدائے اسلام میں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور آپ ﷺ کی مدافعت کی۔غزوہ احد میں جو خواتین شامل ہوئیں ان میں حضرت صفیہ بھی شامل تھیں۔آپ کے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضور ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ صفیہ کو انکی لاش کے پاس جانے سے روکو ان سے برداشت نہیں ہوگا لیکن حضرت صفیہ نے نہایت دلیری کی ساتھ کہا کہ اسلام کی اشاعت کے لیے زندگی کا موت کے ساتھ ہم آغوش ہونا انتہائی ضروری ہے۔انکا شہید ہونا اسلام کی اشاعت کے لیے ضروری تھا۔چنانچہ حضور ﷺ نے انکو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کی اجازت دے دی۔یہ 73 برس کی عمر پاک 20ھ میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔[10]

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنھا

یہ حضور ﷺ کے والد حضرت عبد اللہ کی کنیز تھیں۔اور حبشہ کی رہنے والی تھیں۔انہوں نے حضور ﷺ کو گود میں کھلایا اور بہت بچپن سے آپ ﷺ کی تربیت کی۔اور آپ ﷺ سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔

---

[9] محمد اسحاق بھٹی، اسلام کی بیٹیاں، ناشر: مکتبہ قدوسیہ۔لاہور، نومبر 2020ء، صفحہ:97

Muḥammad Ishāq Bhattī, Islām Ki Baytian, Publisher: Maktaba Quddusia. Lahore Publication: November 2020 Page:97

[10] محمد اسحاق بھٹی، اسلام کی بیٹیاں، ناشر: مکتبہ قدوسیہ۔لاہور، نومبر 2020ء، صفحہ:80

Muḥammad Ishāq Bhattī, Islām Ki Baytian, Publisher: Maktaba Quddusia. Lahore Publication: November 2020 Page:80

انہوں نے باقی مسلمان عورتوں کے ساتھ حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور کئی غزوات میں بھی بہت سے کارنامے سرانجام دیے۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ نے ان سے حدیث کی روایت کی۔

حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنھا

حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ بہت بہادر اور دلیر تھیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا۔ اور اپنے اسلام کو ان سے مخفی رکھا۔ پھر ان کے شوہر سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی اسلام لے آئے۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو قتل کرنے اور اس نئے دین کو ختم کرنے کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں بنو زہرہ قبیلہ کے ایک شخص نے ان کے ارادے کو بھانپتے ہوئے کہا کہ آپ محمد ﷺ کو قتل کر کے بنو ہاشم اور بنو زہرہ سے کیسے بچ پائیں گے۔ اور آپ کی بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ نہایت برہم ہو کر اپنی بہن کے گھر چل پڑے تو ان کے گھر قرآن مجید کا درس ہو رہا تھا۔ قرآن مجید کے الفاظ انکے کانوں میں پڑے تو اتنا اثر ہوا کہ فوراً اسلام لے آئے۔ اور حضور ﷺ کے پاس حاضر ہو کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا بہت بلند ہمت اور پختہ عزم و ارادے کی مالک تھیں۔ یہ انکی قوت ایمانی کا ہی اثر تھا کہ عرب کا انتہائی بہادر شیر اس سے متاثر ہو کر اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیتا ہے اور پوری عمر اسلام کے دفاع میں گزار دیتا ہے۔ آپ حضرت عمر کے دور خلافت میں فوت ہوئیں۔ [11]

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنھا

حضرت ام سلیم ایک عالمہ، فہم و فراست اور گہری بصیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ حدیث اور فقہ کی ماہر تھیں۔ کئی بڑے صحابہ نے جن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شامل ہیں ان سے احادیث کی روایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ انہیں کے بیٹے تھے، جن سے کئی ہزار احادیث مروی ہیں۔ ان کی شادی پہلے ان کے قبیلہ کے ایک شخص مالک بن نضر سے ہوئی۔ جن سے ان کے بیٹے حضرت انس پیدا ہوئے۔ انہوں نے مالک بن نضر کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے اس پر سخت خفگی کا اظہار کیا اور بیوی سے ناراض ہو کر شام چلے گئے، یہاں

---

[11] محمد اسحاق بھٹی، اسلام کی بیٹیاں، ناشر: مکتبہ قدوسیہ۔ لاہور، نومبر 2020ء، صفحہ: 80
Muḥammad Ishāq Bhattī, Islām Ki Baytian, Publisher: Maktaba Quddusia. Lahore Publication: November 2020 Page:80

آپکا ایک دشمن تھا جس نے ان کو قتل کر دیا، پھر انکا نکاح حضرت ابو طلحہ سے ہوا، جو انہی کی دعوت پر اسلام لے آئے۔ اور کئی غزوات جیسے غزوہ احد، خیبر اور حنین میں حضور ﷺ کیساتھ جنگ میں شریک ہوئے۔اور ام سلیم بھی جنگ میں زخمیوں کو پانی پلانے اور انکی رہ پٹی کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔ خلافت راشدہ کے اول دور میں انکی وفات ہوئی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا

حضرت اسماء بنت یزید مشہور شاعرہ، فصیح و بلیغ کلام کی حامل، اور زہد و ورع اور بلند اخلاق کی حامل تھیں۔ جچی تلی گفتگو کرتی تھیں۔ بلند کردار اور بلند حوصلہ کی مالک تھیں۔ کئی جنگوں جیسے جنگ یرموک میں انکی بہادری کے کارنامے کی مثال نہیں ملتی جب انہوں نے عیسائیوں کے لشکروں میں گھس کر انکی فوجوں پر حملہ کر دیا۔اس طرح اکیلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے روم کے نو عیسائیوں کو قتل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام میں جہاد کے معاملے میں مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔اور عورتیں مردوں کی دلجوئی اور فرمانبرداری سے ان کے برابر ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا عرب کے مشہور اور جنگجو خاندان بنی مخزوم سے تعلق رکھتی تھیں۔ مشہور سپہ سالار حضرت خالد بن ولید کی بھانجی تھیں۔ تیر اندازی اور اس طرح کی دوسری جنگی مہارتیں اچھی طرح جانتی تھیں۔ جنگ یرموک جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں لڑی گئی اس میں انہوں نے اپنے خاوند کیساتھ شرکت کر کے کفار کے خلاف برسرپیکار رہیں۔اور سات رومیوں کو قتل کر دیا۔انکا سن وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا عرب کے ایک مشہور خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔انکا نکاح حضرت عبادہ بن ثابت کے بھائی حضرت اوس بن صامت کے ساتھ ہوا۔ مسئلہ ظہار کے احکام انہی کے وجہ سے نازل ہوئے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ حضرت اوس رضی اللہ عنہ میرے بہت محبوب شوہر ہیں، لیکن بڑھاپے کی وجہ سے انکے مزاج میں کچھ تیزی آگئی ہے اور وہ مجھ سے ایسی بات کہہ بیٹھے ہیں۔ ابھی انکا عرض کرنا تھا کہ انکی موافقت میں قرآن مجید کی آیات نازل ہو گئیں۔

انکے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے

﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۝الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ۝[12]

صحابیات رضی اللہ عنھن کی سیرت کی خصوصیات

صحابیات طاہرات رضی اللہ عنھن کا اصل سرمایہ اسلام اور بانیٔ اسلام کی خدمت تھا۔ صحابیات میں وہ خواتین بھی شامل ہیں جنہیں صحابیات ہونے کے ساتھ ساتھ ازواج مطہرات ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ صحابیات طاہرات رضی اللہ عنھن کی سیرت کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

اسلام کی خدمت

ان میں سے کئی صحابیات عالمہ، فہم وفراست اور گہری بصیرت رکھنے والی تھیں۔ حدیث اور فقہ کی ماہر تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین کرام نے ان سے احادیث کی روایت کیں۔ کئی صحابیات فصیح وبلیغ کلام کی مالک اور شاعرہ تھیں۔

اسلام کی اشاعت اور بانیٔ اسلام حضرت محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت

اسلام کی اشاعت کے لیے جو غزوات لڑی گئیں ان میں صحابیات طاہرات کی شجاعت کے کارنامے بہت مشہور ہیں۔ جنگوں میں مردوں کے ساتھ برابر شریک ہوئیں اور بانیٔ اسلام حضرت محمد ﷺ کی حفاظت کرتی رہیں۔ اسلام کی جو اشاعت ہوئی اس میں صحابیات طاہرات کا کردار بہت نمایاں ہے، جسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔ کسی مذہب کی اشاعت اور کامیابی میں خواتین کا کردار اتنا نمایاں نہیں، جو کردار صحابیات طاہرات کی سیرت طیبہ میں نمایاں ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

صحابیات طاہرات رضی اللہ عنھن اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال کی قربانی پیش کردیتی تھیں۔ کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتی تھیں، حضرت زینب رضی اللہ عنھا کی سخاوت اور اللہ کی راہ میں فقراء اور مساکین پر خرچ کرنے کی وجہ

[12] سورۃ المجادلہ،58 :1

Surah Al-Mujadila,58:1

سے کنیت ہی ام المساکین مشہور گئی۔ حضرت ام سلمہ بھی نہایت فیاض تھیں۔اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا تو خود روزہ رکھ کر فقراء ومساکین کو کھانا کھلاتیں اور افطار کے لیے کچھ نہ چھوڑ تیں۔

صبر و تحمل کی پیکر

صحابیات انتہائی صبر و تحمل کرنے والی اور بلند حوصلہ کی مالک تھیں۔اور اسلام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتی تھیں۔

خاوندوں کی فرمانبردار

صحابیات طاہرات اپنے خاوندوں کی فرمانبردار تھیں۔جہاد اور نیک کاموں میں خاوندوں کا ساتھ دینے والی، خاوندوں کے مہمانوں کی عزت وتکریم کرنے والی اور خاوندوں کی اطاعت گزار خواتین تھیں۔

نتائج بحث

اسلام کی جو اشاعت ہوئی اس میں صحابیات طاہرات کا کردار بہت نمایاں ہے، جسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔ کسی مذہب کی اشاعت اور کامیابی میں خواتین کا کردار اتنا نمایاں نہیں، جو کردار صحابیات طاہرات کی سیرت طیبہ میں نمایاں ہے۔ان میں سے کئی صحابیات عالمہ، فہم وفراست اور گہری بصیرت رکھنے والی تھیں۔حدیث اور فقہ کی ماہر تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین کرام نے ان سے احادیث کی روایت کیں۔ کئی صحابیات فصیح وبلیغ کلام کی مالک اور شاعرہ تھیں۔ صحابیات انتہائی صبر و تحمل کرنے والی اور بلند حوصلہ کی مالک تھیں۔اور اسلام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتی تھیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.